علم نور ہے

حافظ عبدالمنان سعید
معلم جامعہ سلفیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

علم کے معنی جاننے کے ہیں علم کی مختلف اقسام ہیں۔ مثلاً دینی علم، حیاتیاتی علم، کیمیائی علم، منطقی علم وغیرہ وغیرہ۔

علم ایک لازوال دولت ہے جو کہ نہ ختم ہونے والی اور نہ ضائع ہونے والی ہے۔ علم ایک ایسی دولت ہے جو نہ تو چوری ہوتی ہے اور نہ استعمال سے کم ہوتی ہے بلکہ بڑھتی ہے۔ جبکہ دوسری کوئی بھی دولت وہ چوری بھی ہوجاتی ہے اور استعمال سے کم بھی ہوتی ہے۔ علم کے ذریعے ہی انسان اپنے خالق حقیقی کی بارہ میں آگاہی حاصل کرتا ہے کہ مجھے کوئی پیدا کرنے والا ہے پالنے والا اور مربی ہے۔ علم کے بغیر تو انسان اپنے خالق حقیقی کو بھی پہچان نہیں سکتا۔ علم انسان کو ظلم کے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف چلاتا ہے۔ اور علم ہی انسان کو عزت وجاہ اور اعلیٰ وارفع درجات تک پہنچا دیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

جہاں اللہ کے نبی نے اولاد کے حقوق والدین پر گنوائے ہیں وہاں یہ بات بھی بتائی ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم وتربیت کا بندوبست کرے۔ جبکہ آج معاشرے میں اس چیز کی

علم ایک لازوال دولت ہے جو کہ نہ ختم ہونے والی اور نہ ضائع ہونے والی ہے۔ علم ایک ایسی دولت ہے جو نہ تو چوری ہوتی ہے اور نہ استعمال سے کم ہوتی ہے بلکہ بڑھتی ہے۔ جبکہ دوسری کوئی بھی دولت وہ چوری بھی ہوجاتی ہے اور استعمال سے کم بھی ہوتی ہے

کمی ہے اور معاشرہ ذلت وپستی کی طرف گامزن ہے۔ علم ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو فرشتوں سے سجدہ کروایا اور ابلیس نے نہیں کیا تو اس کو کان من الکافرین کی ڈانٹ پلائی۔

علم کی اہمیت اس حدیث سے اس طرح عیاں ہوتی ہے۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم

اس میں علم کا طلب کرنا فرض قرار دے دیا گیا اسمیں کسی چھوٹے بڑے یا امیر وغریب کی کوئی تمیز نہیں کی گئی بلکہ مطلق حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر جو پہلی وحی نازل کی اس میں علم کی تاکید کی گئی ہے۔ فرشتہ جبرئیل علیہ السلام پہلی وحی لے کر نازل ہوئے تو نبی مکرم ﷺ نے جواب دیا: ما انا بقاریٔ تو اللہ نے جواباً یہ کلمات ارشاد فرمائے:

اقرأ باسم ربک الذی خلق۔ خلق الانسان من علق۔ اقراء وربک الاکرم۔ الذی علم بالقلم۔ علم الانسان مالم یعلم۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو پہلی وحی میں ارشاد فرمایا تو علم ایک بہت ہی اہمیت کی حامل دولت ہے۔ کیونکہ دوسری جگہ ارشاد ربانی ہوتا ہے:

قل ھل یستوی الذین

يعلمون والذين لا يعلمون۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم ہی ایک ایسی کسوٹی ہے جس کے ساتھ انسانوں کو پرکھا جاسکتا ہے۔ اور ان کے احوال کے بارہ میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یعنی علم ہی ایک ایسی دولت ہے جو انسان کو حسن اخلاق اچھا کردار اور رہنے سہنے کا طریقہ سکھاتا ہے اور اسکو دنیا کے اندر لوگوں سے میل جول کے طریقے سکھاتا ہے۔

تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس کی بدولت تہذیبی ورثہ نسل درنسل منتقل ہوتا ہے۔ اور افراد کی تعلیم و تربیت کی بدولت ان میں معاشرتی سوجھ بوجھ احساس ذمہ داری باہمی ہمدردی، محبت اور ایثار و قربانی کے جذبات جنم لیتے ہیں اور اس طرح تعلیم و تربیت کے عمل سے افراد معاشرہ میں معاشرتی برائیوں مثلاً بداخلاقی، بدعہدی، جھوٹ، دھوکہ، ملاوٹ، منافقت، چوری، اور ظلم و زیادتی وغیرہ سے نفرت پیدا کی جاتی ہے جو معاشرے کو اندر ہی اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ ان سب اشیاء کی تائید قرآن و حدیث سے ہوتی ہے۔ مثلاً چوری کے بارہ میں ارشاد ربانی ہے کہ:

السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما اگر اس کی حقیقت کا چوری کرنے والے کو معلوم ہو جائے تو وہ کبھی چوری نہ کرے اور ایسا معاشرہ ترقی اور استحکام سے محروم ہو جاتا ہے معاشرے سے ان برائیوں کا خاتمہ اس کی ترقی اور استحکام کی ضمانت ہے۔

تعلیم اگر مفید اور بامقصد ہوگی تو یقینی طور پر اسکے مثبت اثرات معاشرتی زندگی کے ہر پہلو پر نمایاں ہوں گے اور معاشرہ کی نشوونما متوازن منظم اور مربوط انداز میں ہوگی۔ ثابت ہوا کہ تعلیم کا عمل تشکیل و تعمیر معاشرہ میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اور مناسب تعلیم کے بغیر کسی بھی معاشرہ کی متوازن نشوونما نہیں ہوسکتی۔

حضرت علیؓ کا قول اسی بات پر صادق آتا ہے کہ:

رضينا قسمة الجبار فينا لنا علم وللجهال مال فان المال يفنى عنقريب وان العلم ليس له زوال

حدیث سے اس کی تائید یوں ہوتی ہے:

علم کے ذریعے ہی انسان اپنے خالق حقیقی کی بارہ میں آگاہی حاصل کرتا ہے کہ مجھے
کوئی پیدا کرنے والا ہے پالنے والا اور مربی ہے۔ علم کے بغیر تو انسان اپنے خالق
حقیقی کو بھی پہچان نہیں سکتا۔ علم انسان کو ظلم کے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف
چلاتا ہے۔ اور علم ہی انسان کو عزت و جاہ اور اعلیٰ وارفع درجات تک پہنچا دیتا ہے

وان فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب (رواه ابو داؤد، ترمذی، احمد)

یہ علم ہی کی وجہ تھی کہ ایک بچہ کو قوم کا امام بنا دیا گیا، جبکہ اسکا تہبند بھی نہ تھا۔

اسلام کا سب سے بڑا رکن نماز ہے جس کی امامت کی سپرداری ایک عالم ہی کے سپرد کی جاتی ہے کسی چوہدری یا وڈھیرے کے سپرد نہیں کی جاتی اسمیں یہ تمیز بھی نہیں رکھی جاتی کہ یہ گورا ہے کہ کالا یا اس کا تعلق کسی بڑے خاندان سے ہے یا یہ عمر میں بڑا ہے صرف علم کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں اس طرح وارد ہوا ہے:

العلماء ورثة الانبياء

میرے بھائیو! انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی صرف علم ہی ہوتا ہے جو کہ علماء کے ورثہ میں آتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين۔

یہ ہمارے آباء حضرت آدم علیہ السلام کے بارہ میں ہے۔ اس میں بھی علم کی تائید ہوتی ہے کہ جو آدمی عالم ہوتا ہے جاننے والا ہوتا ہے وہ اپنے گناہ پر اصرار نہیں کرتا بلکہ فوراً اپنے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اس کے برعکس ایک جاہل آدمی اپنی غلطی پر اڑا رہتا ہے اور اس پر اصرار کرتا ہے آج ہمارے معاشرے میں یہ برائی عام پائی جاتی ہے یہ صرف علم کی دوری ہی کی وجہ ہے۔

آج ہمارے معاشرہ میں علم کا فقدان ہے جس کی وجہ ہماری علم سے دوری اور اس سے بے رغبتی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اپنی اولاد کو علم کی طرف لگا دیں گے تو ہم مالی مشکلات میں پھنس جائیں گے جبکہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی چلتا ہے

کسی راستے میں وہ اس میں علم تلاش کرتا ہے آسان کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کے ساتھ جنت کی طرف راستہ اور نہیں کوئی جمع ہوئی اللہ کے گھروں میں وہ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ آپس میں علم کا مذاکرہ کرتے ہیں مگران پر سکینت نازل ہوتی ہے اور انکو اللہ تعالیٰ کی رحمت گھیر لیتی ہے اور فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انکا ذکر کرتے ہیں جو اللہ کے پاس ہیں ان میں (فرشتے) (رواہ مسلم)

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو لوگ علم حاصل کرنے کیلئے گھر سے نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو خود بخود حل کردیتا ہے۔ اور انکو اس کی بدولت جنت بھی عطا کرتا ہے۔ ہمیں بھی یہ چاہئے کہ ہم بھی اس راستے پر چلیں اور حدیث کے مصداق بن جائیں۔ ہم دنیا میں مختلف علوم حاصل کرتے ہیں اور ان پہ بھاری رقوم بھی خرچ کرتے ہیں لیکن ان سے دنیا تو حاصل ہوسکتی ہے آخرت اس وقت حاصل ہوگی جب ہم اس علم کو دین کے علم کیلئے ذریعہ سمجھ کر پڑھیں گے کہ ہم یہ علوم سیکھ کر اسلام کی اشاعت وتبلیغ مین حصہ لے سکیں۔

جبکہ ہمارا یہ حال ہے کہ ایک آدمی بی۔اے ایم۔اے تو کرجاتا ہے، پی۔ایچ۔ڈی تو کرجاتا ہے۔ لیکن اس کو اسلام کے بنیادی احکام کا علم تک نہیں ہوتا اسکو اسلام کے بنیادی رکن نماز تک کا ترجمہ نہیں آتا۔ اس سے دنیا کے علم کی نفی کرنا مقصود نہیں بلکہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایک آدمی دنیا کا علم جانتا ہے تو ساتھ ساتھ اس کو اپنے مذہب کے بارے میں علم ہونا چاہئے۔ یہ تو نور علی نور ہو جائے گا۔ کیونکہ دنیا کے علم کے بارے میں نہ جاننے کے ساتھ تو آجکل دین کی تبلیغ کرنا بھی مشکل ہے کیونکہ آج جدید آلات استعمال ہوتے ہیں مثلاً کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ وغیرہ۔

دنیا کے علم کے بارہ میں نبی اکرم ﷺ کی اس بات سے تائید ہوتی ہے کہ جنگ کے موقع پر کچھ قیدی ہوکر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی رہائی کیلئے کہا تھا کہ اتنے اتنے صحابہ کو تعلیم دے دو۔

بقول اقبالؒ

حیات جاوید پائے گی اور کرے گی علم کی راہنمائی
وہ قوم کسب علوم وحکمت جہان میں جسکا شعار ہوگا

خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی تھی کہ اے میرے بیٹو علم حاصل کرو اگر تمہارے پاس دولت ہے تو علم تمہارے لئے حسن وجمال ہوگا اور اگر غریب ہو تو تمہارے لئے دولت ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ایسا علم نصیب فرمائے جو ہمارے لئے دنیا وآخرت میں نجات کا سبب بنے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں عمل کرنے کی بھی توفیق فرمائے۔ آمین

بقول شاعر:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے، نہ ناری

اپنی تجارت کو فروغ دینے کیلئے
مجلہ ترجمان الحدیث
میں اشتہار دیجئے۔
رابطہ: دفتر ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد

بقیہ: محاسن اسلام

شخص پر سختی نہیں کی جاسکتی قرآن حکیم میں ہے:

لا اکراہ فی الدین (البقرہ:۲۵۷)

۵۔ اسلام نے ہر شخص کی چادر اور چاردیواری کا تحفظ دیا ہے کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ بغیر کوئی اس کی اجازت کے اس کے گھر میں داخل ہوسکے قرآن حکیم میں ہے:

یاایها الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم (النور:۲۷)

۶۔ ہر شخص کو حق ہے کہ وہ غیر اسلامی حکومت پر تنقید کرسکے یا اس کے ناجائز احکام کو تسلیم نہ کرے قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الأثم والاعدوان (المائدہ:۲)

۷۔ ہر شخص کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے ربانی فیصلہ ہے:

قل رب زدنی علما (طہ:۱۴۴)

(جاری ہے)

مولانا عبداللہ ناصر رحمانی صاحب کی جامعہ سلفیہ آمد

ملک کے معروف اور ممتاز عالم دین مولانا محمد عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ آف کراچی مورخہ 4جون بروز بدھ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تشریف لائے اور قبل از ظہر طلبہ جامعہ سے بڑا پر مغز اور مفصل خطاب فرمایا۔
جس کی تفصیل آئندہ شمارہ میں دی جائے گی